السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلم اور مومن میں کیا فرق ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایمان اور اسلام دونوں مترادف ہیں۔ انفرادی صورت میں ہر ایک کا دوسرے پر اطلاق ہوتا ہے لیکن جب دونوں جمع ہوجائیں تو ایمان کا تعلق باطنی امور سے ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام کا ظواہر سے۔ اس کی واضح مثال '''' حدیث جبریل '' اور قصہ وفد عبدالقیس '' میں '' حدیث جبریل '' میں ایمان کی تعریف باطنی امور سے کی گئی ہے فرمایا:

(الایمان ان تومن باللہ وملٰئکتہ وبلقائہ ورسلہ وتومن بالبعث » صحیح البخاري کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...(٥٠)(٤٧٧٧) مسلم کتاب الایمان باب الایمان ما ہو؟...(٩٧)»

اور '' قصہ وفد عبدالقیس '' میں ایمان کی تعریف ظاہری امور سے کئی گئی ہے فرمایا:

اتدرون ما الایمان باللہ وحدہ» ؟قالوا: اللہ ورسولہ اعلم قال: (شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقام الصلواة وایتاء الزکواة وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس)) صحیح البخاري کتاب الایمان باب» (اداء الخمس من الایمان (٥٣) (٥٢٣.٨٧) مسلم کتاب الایمان باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ...(١١٦)۔(بخاری باب اداء الخمس من الایمان

لیکن '' حدیث جبریل '' میں اسلام کی تعریف انہی ظاہری امور سے کی گئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ '' حدیث جبریل '' میں چونکہ دونوں جمع ہوگئے ہیں۔ اس لئے ایمان کی تعریف میں باطن کا لحاظ رکھا گیا ہے اور اسلام میں ظاہر کا اسی بنا پر اہل علم نے کہا کہ ایمان کا درجہ اسلام سے بڑا ہے۔ '' المسلم '' کی تعریف میں فرمایا:

(المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ» صحیح البخاري کتاب الایمان باب «المسلم من سلم المسلمون» (10) صحیح المسلم کتاب الایمان باب بیان تفاضل الایمان (١٦٢ٓ١٦١»

'' یعنی '' کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

لیکن مومن کے بارے میں فرمایا:

المومن من امن الناس بوائقة» المومن من امنه الناس علی دمائہم واموالہم ''اخرجہ احمد (٣٧٩/) رقم (٨٩١٥) (١٥٤/٣) ح (١١١٤٩٩) قال محققہ حمرہ السنادہ صحیح والاخر حسن قال واللہ لا یومن واللہ لا یومن» قبل ومن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذي لا یامن جارہ بوائقہ صحیح البخاري کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ (٦١-٦) ولفظ المومن من امن الناس بوائقہ لم اجد واللہ اعلم وفی روایة الترمذي ''من اکل طیبا وعمل فی سنة وامن الناس بوائقہ دخل الجنة برقم (٢٦٥٣) ضعفة البانی المشکاة التحقیق الثانی ح (١٧٦) وقال: قلت وعلتہ ابو بشر عن ابی وائل وہو مجہول

'' یعنی '' مومن وہ ہے جس کی آفتوں سے لوگ مامون رہیں۔

یعنی اس کی قلبی جلاء کی بناء پر لوگ اس سے خطرہ محسوس نہ کریں۔ جب کہ '' المسلم '' سے صرف ظاہری اذیت ناک پہلوؤں کی نفی کی گئی ہے۔ اگرچہ دل سے اس سے خطرہ محسوس کرتے رہیں۔

اس دقیق فرق کے پیش نظر علامہ خطابی رقمطراز ہیں:

''والحق ان بینہا عموما وخصوصا فکل مومن مسلم ولیس کل مسلم مومنا''

'' حق بات یہ ہے کہ مومن اور مسلم میں عموم اور خصوص کی نسبت ہے پس ہر مومن مسلم ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں۔

امید ہے تشفی کے لئے بالاختصار بحث کافی ہوگی۔ جملہ تفاصیل کے لئے ملاحظہ ہو: '' الایمان '' للامام ابن تیمیہ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب